ختم نبوت

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

سوالات: ایس ایچ سال ۲/۳۴ ۱۳ کولمبو روڈ، سیلون)

مہربانی کر کے مجھے بتایئے کہ آیا پیغمبر اسلام صلعم نے ''لا نبی بعدی'' (میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) کہا ہے۔ اگر واقعی ایسا کہا ہے تو کیا صرف ایک ہی حدیث اس مضمون کی ہے یا متعدد احادیث ہیں جس میں ختم نبوت کا ذکر ہے؟

کیا کوئی ایک شیعہ ہندوستان کا یا ایران کا وعراق کا یا دنیا کے کسی دوسرے حصہ کا اس حدیث کو مانتا ہے یا شیعوں کا پورا گروہ یا جماعت اسے تسلیم کرتی ہے؟

مہربانی کر کے اپنے جواب میں لکھئے کہ یہ عقیدہ کسی شیعہ کا انفرادی ہے یا کسی ملک کے شیعوں کا اجتماعی یا کل شیعہ قوم کا ہے؟

مزید یہ کہ ایسا صرف ایک حدیث میں مذکورہ ہے یا ختم رسالت سے متعلق متعدد احادیث ہیں؟

مہربانی کر کے ان احادیث کا حوالہ بھی تحریر فرمایئے جس میں پیغمبر اسلامؐ نے ختم رسالت کا ذکر کیا ہے۔

کیا نبی کی ایک قسم ظلی و بروزی بھی ہے؟

بسم الرحمن الرحیم

سلام علیکم۔ آپ کے متعدد خطوط آئے مگر افسوس ہے کہ میں ادھر اپنے مسلسل سفروں اور مصروفیتوں کی وجہ سے جواب نہ لکھ سکا جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ چاہتا تھا کہ آپ کے استفسارات کا مفصل طور پر جواب دوں۔ اب کسی قدر اس کے لئے وقت مل سکا تو جواب تحریر ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ تمام شیعوں میں متفق علیہ ہے۔ اس میں عراق، ایران یا ہندوستان کسی خاص ملک کے شیعوں کی تخصیص نہیں ہے۔

وہ کسی شیعہ کا انفرادی عقیدہ نہیں ہے بلکہ تمام شیعہ قوم کا اجتماعی عقیدہ ہے۔ نیز ختم نبوت کے متعلق حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو احادیث ہیں ان میں سنی اور شیعہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔ سب انہیں تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث تو یہی ہے جو آپ نے اپنے ہر خط میں تحریر کی ہے۔ لا نبیّ بعدی۔ جو علمائے شیعہ کے نزدیک بھی محقق ہے چنانچہ متقدمین میں سے جناب شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ قمی اپنی کتاب ''کمال الدین'' (مطبوعہ ایران صفحہ ۲۶) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

فکان من قول رسول اللہ ان قال منزلۃ علیّ منّی کمنزلۃ ھارون من موسیٰ الاّ انہ لا نبی بعدی۔

پیغمبر خداؐ کے ارشادات میں سے ایک یہ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا علیؑ کی منزل میری نسبت وہ ہے جو ہارونؑ کی منزل بہ نسبت موسیٰ تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اور متاخرین میں سے سید العلماء مولانا السید حسینؑ علیین مکان اپنی کتاب حدیقۂ سلطانیہ جلد دوم صفحہ ۲۷۶ میں لکھتے ہیں:

و از خصائص آنحضرت ختم نبوت است بر آنحضرت کہ از جملہ متواتر است و حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الاّ انہ لا نبی بعدی نصّ است بر آن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ نبوت آپ کی ذات پر ختم ہوئی جو متواترات میں سے ہے اور یہ حدیث کہ ''اے علیؑ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس کا صاف ثبوت ہے

اس کے علاوہ صحاح اہل سنت کی ایک دوسری حدیث کو بھی علمائے شیعہ نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ علامۂ طبرسی اپنی تفسیر مجمع البیان (مطبوعۂ ایران ج ۲، ص ۲۴۹) میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

خاتم النبین ای و اٰخر النبین ختمت النبوۃ بہ فشریعۃ باقیۃ الی یوم الدین وھٰذا فضیلۃ لہ صلوات اللہ علیہ وآلہ اختص بھا من بین سائر المرسلین۔

خاتم النبینؑ یعنی آخری نبیؐ۔ آپ کی ذات پر نبوت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت روز قیامت تک باقی ہے اور یہ آپ کی وہ فضیلت ہے جس کے ساتھ تمام پیغمبروں کے درمیان آپ مخصوص ہوئے ہیں۔

اس کے بعد لکھا ہے:

وصّح الحدیث عن جابر بن عبداللہ النبی ﷺ قال انما مثلی فی الانبیآء کمثل رجل نبی دارا۔ فاکملھا و احسنھا الا موضع لبنۃ فکان من دخل فیھا فنظر الیھا قال ما احسنھا الا موضع ھٰذا اللّبنۃ قال فانا موضع اللّبنۃ ختم بی الا نبیآء اوردہ البخاری ومسلم فی صحیحھما۔

یہ حدیث جابر بن عبداللہ کی پایۂ صحت تک پہنچی ہوئی ہے کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ تمام انبیاؑء میں میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایک مکان بنوائے اور وہ ہر حیثیت سے مکمل اور بہت ہی خوبصورت ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو تو جو اس مکان میں داخل ہو وہ کہے گا کہ کتنا عمدہ یہ مکان ہے مگر ایک اینٹ کی کمی ہے تو میں وہ آخری اینٹ ہوں کہ مجھ سے انبیاؑء کا سلسلہ مکمل ہوگیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے صحیحین میں درج کیا ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ متقدمین کی اصطلاح میں حدیث کی صحت کا معیار وثوق بالصدور تھا خواہ قرائن کی بناء پر یا مسلم الثبوت ہونے کی مطابق ہونے کی وجہ سے نہ کہ صفات راوی کی لحاظ سے جو متاخرین کی اصطلاح ہے۔ علامۂ طبرسی نے جو اس حدیث کو صحیح لکھا ہے وہ قدماء ہی کی اصطلاح کے لحاظ سے ہے۔

اس حدیث کو شیعہ مصنفین میں سے ابوالفضل رشید الدین المیبدی متوفی ۵۳۰ھ نے اپنی کتاب کشف الاسرار وعدۃ الابرار (مطبوعۂ طہران ۱۳۸۱ھ ج ۸، ص ۶۲) میں بھی درج کیا ہے۔

تیسری حدیث: وہ ہے جسے ملا محسن فیض کاشانی نے تفسیر صافی (مطبوعۂ طہران، ص ۴۰۲) میں درج کیا ہے:

فی المناقب عن النبی قال انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیآء۔

مناقب میں وارد ہوا ہے کہ حضرت پیغمبر خداؐ سے کہ فرمایا (جناب امیرؑ سے خطاب کر کے) میں انبیا میں آخری ہوں اور تم اے علیؑ اولیاء کے آخری فرد ہو۔

چوتھی حدیث: قدیم مفسرین میں سے فرات بن ابراہیم کوفی نے جو تیسری صدی کے شیعہ عالم ہیں اپنی تفسیر (مطبوعہ مطبع حیدری نجف اشرف صفحہ ۸۷) میں درج کی ہے:۔

عن ابی امامۃ قال کنا ذات یوم عند رسول اللہ جاوسا فجاء نا علی بن ابی طالب فقال ختمت انا النبیین وختمت انت الوصیین۔

ابوامامہ کی روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن رسول خداؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ علی بن ابی طالب، وارد ہوئے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ میں نے پیغمبروں کے سلسلہ کو ختم کیا اور تم نے اوصیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے۔

تشریح:۔ چونکہ حضرت محمد مصطفیؐ کے بعد نبی کوئی نہیں تو براہ راست وصی نبی بھی ان کے وصی کے بعد اب کوئی نہیں۔ ہمارے دوسرے ائمہ علیہم السلام سلسلہ وار وصی کے وصی قرار پاتے ہیں جنہیں ان کی مشترک حیثیت کے لحاظ سے بعض احادیث میں پیغمبر خداؐ نے الاوصیاء من بعدی کی لفظ سے تعبیر

فرمایا ہے۔ چونکہ وہ اسی سلسلہ کے افراد ہیں اس لئے ان کا وصی ہونا حضرت علیؑ کے خاتم الاوصیاء ہونے کے منافی نہیں ہے، اس صورت سے اس کے پہلے والی حدیث میں جو حضرت علیؑ کو خاتم الاولیاء کہا گیا ہے اس سے مراد وہی ولایت ہے جو رسولؐ کے بعد وصی بلافصل ہونے کے لحاظ سے حضرت علیؑ کو حاصل تھی اور وہ آپ کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی۔

پانچویں حدیث :۔ ابوالفضل رشید الدین المیبدی نے کشف الاسرار (ج ۸،ص ۶۴) میں لکھا ہے:

وعن جبیر من مطعم قال سمعت النبی ﷺ بقول لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبیؐ۔

جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ میں نے پیغمبرؐ خدا کو فرماتے سنا کہ میرے بہت سے نام ہیں۔ میں ہی محمدؐ ہوں اور میں ہی احمدؐ ہوں اور میں ماحی ہوں جس کے ذریعہ سے اللہ کفر کو محو فرمائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے پیچھے محشور ہوں گے اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

چھٹی حدیث:۔ اصول کافی (مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۷۹ میں ہے:)

عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان بعض قریش قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ بای شئ سبقت الانبیآء وانت بعثت اٰخرھم وخاتمھم قال انی کنت اول من اٰمن بربی واوّل من اجاب حین اخذ اللہ میثاق النبیین الخ

امام جعفرؑ صادق نے بیان فرمایا کہ کفار قریش میں سے ایک نے حضرت پیغمبرؐ خدا سے کہا کہ کس بات سے آپ تمام پیغمبروں سے مقدم ہیں حالانکہ بھیجے گئے ہیں سب سے آخر میں اور ان کے سلسلہ کو ختم کرنے والے کی حیثیت سے۔ فرمایا میں اپنے پروردگار پر سب سے پہلے ایمان لایا اور جب اللہ نے پیغمبروںؐ سے عہد و پیمان لیا تو میں نے سب سے پہلے لبیک کہی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا آخری رسولؐ ہونا مسلمانوں کا ایسا مسلم الثبوت عقیدہ اور خود آپ کے دعوے کا ایسا نمایاں جزء تھا جس سے مشرکین کے حلقے بھی واقف تھے اور اس لئے انہوں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا اور آپ نے اس تصور کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کا سبب بیان فرمایا۔

ساتویں حدیث :۔ نہج البلاغہ (باترجمہ مفتی جعفر حسین صاحب مطبوعہ لاہور، پہلا اڈیشن ج ۲،ص ۲۶۵)

ومن کلام لہ علیہ السلام قالہ وھویلی غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وتجھیزہ بابی انت وامی لقد انقطع بموتک مالم ینقطع بموت غیرک من النبوۃ والانبیأ واخبار السّماء الخ

(ترجمہ مفتی جعفر حسین صاحب مجتہد گجرانوالہ مغربی پاکستان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل اور کفن دیتے وقت فرمایا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کے رحلت فرمانے سے نبوت، خدائی احکام اور آسمانی خبروں کا سلسلہ قطع ہوگیا جو کسی اور (نبی) کے انتقال سے قطع نہیں ہوا تھا۔''

آٹھویں حدیث:۔ حدیقۂ سلطانیہ جلد دوم صفحہ ۲۷۷ میں ہے۔

وفی بعض الروایات فی الاحتجاج لما ختم اللہ بہ الانبیآء وجعلہ اللہ رسولا الیٰ جمیع الامم و سائر الملل خصّہ بالا رتفاع الی السّمآء عند المعراج۔

احتجاج کی ایک روایت میں ہے کہ چونکہ اللہ نے آپ کے ذریعہ انبیائؑ کے سلسلہ کو ختم کیا، آپ کو تمام اقوام وملل کی جانب پیغمبرؐ بنایا تو آپ کو معراج کے موقع پر آسمان پر بلند کرنے کے ساتھ مخصوص کیا۔

یہ چند احادیث ہیں جو اس وقت پیش نظر ہیں اور مزید تلاش سے یقینا اس کے مؤید مزید احادیث دستیاب ہوسکتے ہیں۔ اسی بناء پر اس سلف سے لے کر خلف تک تمام علمائے شیعہ متفق ہیں۔ چنانچہ ذیل میں مختلف صدیوں کے سلسلہ وار چند علماء کے اقوال بھی درج کیے جاتے ہیں۔

پانچویں صدی ہجری کے عالم شیخ الطائفہ محمد بن الحسن

الطوسی رحمۃ اللہ اپنی تفسیر بتیان (مطبوعہ نجف اشرف ج ۸ صفحہ ۳۴۶ میں لکھتے ہیں)

خاتم النبیین ای اٰخرھم لانہ لا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ وقیلانما ذکر (وخاتم النبیین) ھٰھنا لان اطعنی ان من لایصلح ھذا النبی الذی ھو اٰ خر الانبیآء فھو مایوس من صلاحہ من حیث انہ لیس بعدہ نبیؐ یصلح بہ الخلق۔

خاتم النبینؐ یعنی آخری نبی اس لئے کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوسکتا بعض علماء نے کہا ہے کہ اس موقع پر خاتم النبین کا مطلب یہ ہے کہ اس نبی سے بھی جو تمام انبیاؑء میں آخری ہے جس کی اصلاح نہ ہو اس کی اصلاح کی کوئی امید ہی نہیں کی جاسکتی کیونکہ اب اس کے بعد تو کوئی نبی ہے ہی نہیں جس سے خلق کی اصلاح ہو۔

چھٹی صدی کے ابوالفضل رشیدالدین المبیدی کشف الاسرار وعدۃ الابرار (مطبوعہ طہران ج ۸ ص ۶۲) میں لکھتے ہیں:

خاتم النبین عاصم بفتح تاخواند یعنی کہ مہر پیغامبر ان است ای ھوآخر ھم بانی بکسر تا خواندای ختم النبین فھو خاتمھم مہر کنندہ پیغامبر انست یعنی کہ محمد ختم کرد پیغامبری را۔

خاتم النبین کو عاصم (یکے از قراء سبعہ) نے ت کے زبر کے ساتھ پڑھا ہے یعنی آپ پیغمبروں کی مہر ہیں یعنی ان میں کی آخری فرد۔ باقی (قاریوں) نے ت کے زیر ساتھ پڑھا ہے یعنی آپ نے انبیاء کے سلسلہ کو ختم کردیا تو آپ نے رسالت کو ختم کردیا۔

دسویں صدی کے علامہ فخرالدین طریحی مجمع البحرین حرف میم باب ما اوّلہ الخاء) میں لکھتے ہیں:۔

قولہ تعالی ولکن خاتم النبیین ای اٰخرھم لیس بعدہ نبیؐ۔

ارشاد الٰھی ولٰکن خاتم النبین کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

پھر لکھا ہے:

وفی الخبر فنظرت الیٰ خاتم النبوۃ ای شئ یدل علیٰ انہ لانبی بعدہ

حدیث میں ہے (راوی کہتا ہے کہ) میں نے مہر نبوت دیکھی یعنی وہ چیز جو یہ پتہ دیتی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

گیارہویں صدی کے علامہ مجلسی ملا محمد باقر اصفہانی کتاب حق الیقین (مطبوعہ طہران، ص ۱۳) میں لکھتے ہیں:

دین او ناسخ جمیع ادیان پیغمبر انست و بعد از وپیغمبری نخواھد بود

آپ کا دین تمام دوسرے پیغمبروں کے دین کو منسوخ کرنے والا ہے اور آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

تیرھویں صدی میں جناب غفران مآبؒ کے فرزند مولانا سید علی نصیرآبادی اپنی اردو تفسیر توضیح المجید (ج ۵، ص ۱۵۶) میں لکھتے ہیں:

''نہیں ہے محمد پدر حقیقی کسی کا مرد مان تمہارے سے اور لیکن فرستادہ خدا ہے اور آخر انبیاؑء ہے۔''

نیز جناب سید العلماء مولانا سید حسین طاب ثراہ کے الفاظ حدیقۂ سلطانیہ (ج ۲، ص ۲۷۶) میں ہیں پہلے درج ہو چکے ہیں ''از خصائص آنحضرت ختم نبوت است برآن حضرت کہ از جملۂ متواترات است۔

ایرانی علماء میں میر محمد کریم ابن الحاج میر جعفر العلوی الحسینی الموسوی کشف الحقائق عن نکت الآیات و الدّ قائق جلد سوم۔ چاپخانۂ آتش، تہران ۱۳۳۹ھ، ص ۳۰) لکھتے ہیں:

این محمد حقیقۃً پدر ہیچ یك از مردان شما نیست بلکہ پیغمبر خدا و ختم و آخر پیغمبران است بعد از ودیگر پیغمبری نخواھد آمد۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخرین پیغمبر است کہ بالتصدیق انبیاؑء پیشین از جانب

خداوند تعالیٰ برائے ہدایت جہانیان مبعوث شدہ اند۔

یہ محمدؐ حقیقت میں تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں بلکہ پیغمبر خداؐ ہیں اور پیغمبروں کا اختتام کرنے والے ہیں اور آخری ہیں۔ ان کے بعد دوسرا کوئی پیغمبر نہ آئے گا۔ حضرت محمدؐ سب سے آخری پیغمبر ہیں جو گزشتہ انبیاؑء کی تصدیق کے ساتھ خداوند عالم کی جانب سے ہدایت خلق کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

فی زمانہ ایران کے علمی مرکز قم کے دارالتبلیغ اسلامی کا ایک رسالہ ہے ''غذائے فکری برائے مسیحان''مسیحیت ۔ شمارہ ۵ ۳،ص ۱۲ میں لکھا ہے۔

آخرین فرد این پیغمبر انست و پیغمبر دیگر پس ازو نخواہد آمد

ان پیغمبروں کی آخری فرد محمدؐ ہیں اور آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔

مذکورہ بالا احادیث اور تصریحات علماء سے آپ کے تمام سوالات کا جواب مل جاتا ہے جو سلسلہ وار اس طرح ہے:۔

(۱) بلا شبہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لانبی بعدی کہا ہے۔

(۲) ایک ہی حدیث اس مضمون کی نہیں ہے بلکہ متعدد احادیث ہیں جن میں ختم نبوت کا ذکر ہے۔

(۳) ایسا نہیں ہے کہ اسے کوئی ایک شیعہ کسی خاص ملک میں مانتا ہو بلکہ شیعوں کا پورا گروہ اسے تسلیم کرتا ہے۔

(۴) اسے ماننا ہندوستانی شیعوں سے مخصوص نہیں بلکہ ایران، عراق اور ہر خطہ کے شیعہ اسے تسلیم کرتے ہیں۔

(۵) یہ کل شیعہ قوم کا عقیدہ ہے

(۶) انبیاؑء میں ظلّی اور بروزی کی تقسیم کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہے۔

❁❁❁

والسلام

علی نقی النقوی

۱۷ شوال ۱۳۸۸ھ

نعتِ مرسلِ اعظمؐ

خطیب انقلاب مولانا سید حسن ظفر نقوی اجتہادی، کراچی

در پیش امتحانِ ثنائے رسولؐ ہے
جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں عطائے رسولؐ ہے

بیٹھا ہوں لکھنے نعت تو ایسا لگا مجھے
یہ کائنات مدح سرائے رسولؐ ہے

حضرت بلالؓ و بوذرؓو سلمانؓ کی قسم
عشقِ رسولؐ عشقِ خدائے رسولؐ ہے

یہ بزم کائنات ہے صدقہ حبیبؐ کا
جو کچھ بھی ہے جہاں میں برائے رسولؐ ہے

اسی کی ردا میں آ کے سمائیں گے پنجتنؑ
جس کے لئے عبا کو بچھائے رسولؐ ہے

ہجرت کی شب رسولؐ کے بستر پہ بوترابؑ
سوتے ہیں جس ادا سے ادائے رسولؐ ہے

محشر میں ہوگا ان کو شفاعت کا اختیار
شانوں پہ اپنے جن کو بٹھائے رسولؐ ہے

مجھ پر نہیں یقیں تو قرآن سے پوچھ لو
''ربِّ کریم محوِ ثنائے رسولؐ ہے''

ہر شخص کے نصیب میں جامِ ولا نہیں
پیتا وہی ہے جس کو پلائے رسولؐ ہے

الفاظ بھی ادب سے کھڑے ہیں قطار میں
یہ بارگاہِ خامۂ سرائے رسولؐ ہے

تو نے جو لکھ دیا ہوا مقبول خاص و عام
تجھ پر ظفرؔ یہ خاص عطائے رسولؐ ہے

❁❁❁